اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

الحمدللہ والمنۃ کہ درین ساعات سعید و اوقات حمید
رسالہ عجالہ نافع و مفید موسوم بہ

حقیقت مذہب شیعہ

نمبر اوّل

مؤلفہ

خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی قادری
سروری از خلفائے حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ
حال وارد وزیرآباد حسب فرمایش محلہ لکڑ منڈی
مرزا ظہور الدین خان و سید شبیر شاہ صاحب اثر پنوال جالب
براستہ ہرن پور و حضرت سید زین العابدین صاحب مدظلہم از کمالا براستہ
ڈنگا۔ ضلع گجرات پنجاب

گردھر سٹیم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام لالہ لال چند بسمل پرنٹر چھپی

قیمت چار آنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد خادم شریعت فرقہ شیعہ کے کچھ مسائل اعتقادیہ وعملیہ ہدیہ ناظرین کرتا ہی تاکہ ہر ایک صاحب عقل وعلم کو پتہ لگ جاوے کہ اس مذہب کی اصل حقیقت کیا ہی۔ اور انکا اللہ اور رسول اور آئمہ دین اور قرآن کریم اور انبیاء علیہم السلام پر کس وزن کا ایمان ہی۔ اور نیز یہ بھی پتہ لگ جاوے کہ ان لوگوں نے بزرگان دین پر کیا کیا بہتان باندھی اور کیا کیا سلوک کئے ہیں۔ اور پھر جس طرح انہوں نے عبداللہ بن سبا یہودی کی پیروی کرکے اپنے مومن کامل اور فرقہ ناجی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پبلک پر روشن کر دیا جاوے۔ باوجود ان باتوں کے مذہب حقہ حنفیہ پر بیجا گھنونے اعتراضات کرکے انکو شایع کیا۔ جیسا کہ مولوی احمد شاہ ومرزا احمد علی وسید علی حائری لاہوری نے آجکل وغیرہ اختیار کیا ہوا ہے اور اسبات پر زور دیکر اپنا دلی مقصود پورا کر رہے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ کے فضائل حقہ اور انکی خلافت راشدہ کا ثبوت جو آفتاب نصف النہار سے بھی بڑھکر تاباں ہیں مٹا ئیں اور اپنے اباطیل اور خود ساختہ خلافت بلافصل پر طرح طرح ملمعے چڑھا کر لوگوں کو دام تزویر میں پھنسائیں۔ چنانچہ آجکل بھی ایک نئے شیعہ صاحب

نعمت اللہ جان نامی نے بنگلہ ایوب شاہ لاہور سے ڈینگ مارکر

اشتہار شایع کیا ہی جس میں قسم قسم کے جھوٹے اور سراسر لغو اعتراضات مذہب حقہ حنفیہ پر باندھکر اپنے دل کا ارمان نکالا ہے۔ حالانکہ مذہب حقہ حنفیہ کی علماء کی طرف سے بکر رسہ کر ران لوگوں کی ڈھکوسلوں کا کھنڈن بھی ہو چکا ہی۔ مگر یہ لوگ باز نہیں آتے۔ چنانچہ اس نئے شیعہ نے بدیں عنوان اشتہار دیا ہی

میں شیعہ کیوں ہوا؟

جواب۔ آپ اسواسطے شیعہ ہوئے کہ آپکو ثواب وفضائل متعہ[۱] جسکے کرنے سے رتبہ امام حسنؑ وامام حسینؑ وحضرت علیؓ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملتا ہے اور مسئلہ وطی فی الدبر ولوسہ[۲] یعنی فرج عورت وغیرہ کے اشتیاق نے اسقدر زور دیا کہ آپ شیعہ ہو گئے اور سمجھ اور عقل کو خیرباد کہکر مذہب حقہ حنفیہ کی ترک کی۔ اب ہم بھی اس بات پر مجبور ہوئے ہیں کہ **حقیقت مذہب شیعہ** کو نمبروار پبلک پر روشن کریں اور دکھائیں

[۱] دیکھو کتاب برہان المتعہ تصنیف ابو القاسم ص ۵۲ [۲] حلیۃ المتقین ص ۷۳

بیان اس امر کا کہ شیعان کا اس قرآن مجید موجودہ پر ایمان کس وزن کا ہے

تمام کتب معتبر شیعان متقدمین و متاخرین اسبات کے قائل ہیں کہ یہ قرآن مجید موجودہ جس کے جامع امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اسمیں ہر طرح کی تحریف ہو چکی ہے اور اسپر تقیہ کی صورت میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ یہ ہر طرح سے غلط ہے۔ اور بعض شیعہ صاحبان تقیہ سے اسکی صحت کے قائل بھی ہو چکے ہیں لیکن انکا قائل ہونا بمقابلہ متقدمین شیعان کے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ وہ طبقہ اولی کے لوگ تھے۔ چنانچہ کتاب کافی کلینی فضل القرآن ص۶۷۱ مطبوعہ نولکشور عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرِيلُ علیہ السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعة عشر الف اٰية ترجمہ ہشام بن سالم روایت کرتے ہیں۔ کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرائیل جو قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تھے اسمیں سترہ ہزار آیات تھیں الخ اور قرآن مجید موجودہ میں تو صرف چھ ہزار اور کچھ سو آیتیں ہیں اور موافق روایت شیعہ کے اس حساب سے دو تہائی قرآن ساقط ہے۔

روایت نمبر۲ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ علیہ السلام مُصْحَفًا وَقَالَ لَا تَنْظُرْ فِيهِ فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيَّ ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ ص۶۷۱ ترجمہ احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ مجھے ایک قرآن حضرت امام رضا علیہ السلام نے دیا اور حکم دیا کہ اس سے نقل مت کرنا سو میں نے اسکو کھولا اور سورہ لم یکن الذین کفروا تلاوت کی اس سورۃ میں ستر قریشیوں کے

نام مع ولدیت پائے۔ پس امام صاحب نے کہلا بھیجا کہ وہ قرآن مجھے واپس بھیج دو الخ۔

روایت سوم۔ ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد سوم ص ۴۴ مطبوعہ نولکشور میں بایں طور لکھتے ہیں کہ در احادیث وارد شدہ کہ ثلث قرآن در فضائل ایشاں اہلبیت است وثلثے در دشمنان ایشاں و در بعضے از روایات ربع وارد شدہ۔ اور اسی کے قریب صاحب کلینی اصول کافی ص ۶۶۹ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

روایت نمبر ۴۔ کتاب اصول کافی شیعہ ص ۲۶۴ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام۔ قال نزل جبرائیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ ھکذا (یا ایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا فی علی نورًا مبینًا۔ پس اس قرآن موجودہ میں یہ نام نہیں ملتا۔

روایت نمبر ۵۔ کتاب اصول کافی شیعہ ص ۲۶۲ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل من یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزًا عظیمًا۔ ھکذا انزلت الخ۔ یعنی یہ آیت اس طرح نازل ہوئی۔ لیکن اس قرآن میں فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ ہرگز نہیں ہے۔

روایت نمبر ۶۔ کتاب شیعہ اصول کافی کلینی ص ۲۶۳ عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عہدنا الیٰ اٰدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ انزلت فی الولایۃ الخ پس حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح پر نازل ہوئی لیکن اس قرآن موجودہ میں اب کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم نہیں ہے۔

روایت نمبر ۷۔ اصول کافی ص ۲۶۳ عن جابر قال نزل جبرائیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی

فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ اس قرآن میں علی کا نام نہیں ہے۔

روایت نمبر ۸۔ اصول کافی ص۲۶۶ امام جعفر علیہ السلام قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی وھو ہذا

عن بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین بولایۃ علی لیس لہ دافع ثم قال ھکذا واللہ نزل بھا جبرائیل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الخ اس قرآن میں بولایۃ علی موجود نہیں ہے۔

روایت نمبر ۹۔ کتاب اصول کافی ص۲۶۶ عن حمزۃ عن اخبرہ قال قرأ رجل عند ابی عبد اللہ علیہ السلام قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون فقال لیس ھکذا ھی انما ھی والمامونون فنحن المامونون الخ۔

یعنی امام صاحب کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت فسیری اللہ عملکم ورسولہ پڑھی امام صاحب نے فرمایا اس طرح نہیں بلکہ یوں ہے المامونون اور مامونون ہم لوگ ہیں پس یہاں بھی تحریف ثابت ہوئی۔

اور کتاب فروع کافی روضہ ص۲۵ میں لکھا ہے کہ راوی ابوبصیر نے امام جعفر علیہ السلام سے کہا کہ قول خداوند کریم ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ یعنے ہمارا تحریر شدہ آنصاحبان پر برخلاف گواہی دیتا ہے امام نے فرمایا نوشتہ تو بات کر ہی نہیں سکتا اور نہ ہی کبھی ناطق ہوگا۔ ہاں آنحضور علیہ السلام نوشتہ کے ساتھ گویا ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ھٰذَا کِتٰبُنَا یُنْطَقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ الخ ابوبصیر نے کہا کہ یا حضرت اسکو اس طرح پر ہیں پڑھتے۔ جواباً امام صاحب نے فرمایا خدا کی قسم حضرت جبرئیل علیہ السلام اسکو اسی طرح لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے تھے۔ لیکن یہ کتاب اللہ ان مقامات سے تحریف کردی گئی ہے الخ اصل عبارت یہ ہے عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ فی اللہ عزوجل ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ قال

فقال ان الکتاب لم ینطق ولن ینطق ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ ھو الناطق بالکتاب قال اللہ جل ذکرہ ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق قال قلت جعلت فداک انا لا نقراءھا ھکذا فقال ھکذا واللہ نزل بہ جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ و الہ ولکنہ فیما حرف من کتاب عز وجل الخ اور اسی کتاب فروع کافی یعنی روضہ صلا میں ہے کہ امام موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے مرید سوید کو بطور نصیحت جو آیا قید خانہ میں ہا ہیں مضمون خط لکھا اور فرمایا ولا تلتمس دین من لیس لہ من شیعتک ولا تحبن دینھم فانھم الخائنون الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتھم وتدری ما خانوا اماناتھم ائتمنوا علی کتاب اللہ فحرفوہ وبدلوہ الخ یعنی تو ان کا دین تلاش مت کر جو لوگ تیرے شیعہ نہیں ہیں اور نہ ہی تو اُن کے دین کی محبت کر کیونکہ وہ لوگ خیانت کرنے والے ہیں۔ جن لوگوں نے خدا اور رسول کی خیانت کی اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت کی۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ کس طرح امانتوں میں خیانت کی۔ وہ خدا کی کتاب پر امین بنائے گئے تھے۔ پس انہوں نے خدا کی کتاب کو تحریف کر دیا اور بدلا ڈالا۔ الخ۔

اور کتاب حیات القلوب شیعہ جلد سوم صـ پر اس قرآن مجید موجودہ کی تحریف پر علامہ باقر مجلسی نے بہت دلائل تحریر کئے ہیں اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ قرآن ناقص ہے۔ اور مرزا احمد علی صاحب شیعہ لاہوری امرتسری نے اپنی کتاب الانصاف ۱۴۵ و ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ یہ قرآن نہایت غلطیوں سے بھرا ہوا ہے اور ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں۔ وھو ھذا:۔

حضرت عثمان کا قرآن کی نقلوں کو پھیلانا مسلم لیکن یہی ترتیب قرآن انکی غفلت از اسلام طشت از بام کرتی ہے اگر وہ حضرت علی کے جمع شدہ قرآن کو رائج کرتے تو اُن پر کوئی الزام عائد نہ ہوتا۔ ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان ھذان لساحران موجودہ صرف نحو کے لحاظ سے غلط ہے اور اسی صـ ۱۴۶ سطر ۲۰ پر بھی بڑی دلیری سے لکھ دیا ہے کہ ایسا قرآن تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ اور کتاب اصول کافی

ص۱۴۶ میں دربارہ مصحف فاطمہ کے یوں لکھا ہے وَاِنَّ عِنْدَنَا الْمُصْحَفُ فَاطِمَۃَ وَمَا یُدْرِیْھِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَۃَ قَالَ مُصْحَفٌ فِیْہِ مِثْلُ قُرْاٰنِکُمْ ھٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ مِنْ قُرْاٰنِکُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ الخ ترجمہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ السلام کا ہے اور تمھیں کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے کہا وہ صحیفہ ہے کہ اسمیں تمہارے اس قرآن سے وہ چند زیادتی ہے اور قسم خدا تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اسمیں نہیں ہے اور اسی صفحہ میں ہے کہ وہ مصحف جامع سترگز لمبا تھا جسمیں تمام حلال وحرام کا بیان تھا۔

اور حق الیقین میں ہے کہ وہ قرآن امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے جو کہ غار میں لے کر بیٹھا ہے روز قیامت ظہور فرمائیگا۔ پہلے اسکے حضرت علی نے فرمایا کہ تمہیں یہ قرآن نظر نہیں آئیگا فقط۔

پس اب ناظرین نعمت اللہ جان نئے شیعہ صاحب سے دریافت کریں کہ جب ان روایات معتبر کتب شیعہ سے یہ قرآن مجید موجودہ صحیح اور درست نہیں بلکہ باقوال ائمہ دین مقتدیٰ شیعان کے تحریف شدہ ہی تو پھر تمہارے پاس کون سی کتاب کامل اور صحیح قابل عمل ہے جسپر تمہارا ایمان ہے وہ مہربانی کر کے دکھائیں۔ ورنہ ان روایات کو ملاحظہ فرما کر مطابق اہنی کے شیعان کا ایمان اس قرآن مجید موجودہ پر ثابت کریں ؂

علامہ حائری مجتہد شیعہ لاہوری کے کئی سالوں کی محنت کا دربارہ تحریف قرآن مجید ہماری طرف سے جواب

حضرات شیعان پاک کے مجتہد علامہ سید علی حائری نے ایک رسالہ موعظہ تحریف قرآن برائے قائم کرنے اپنی فوج کے شائع کیا ہے اور بڑے زور شور سے بحوالہ تفسیر اتقان و

در منثور وغیرہ کتب اہل سنت والجماعت کے ثابت کیا ہے - کہ سنی لوگ قرآن مجید موجود
کی تحریف کے قائل ہیں ہم لوگ تحریف قرآن کے قائل نہیں محض ہم پر یہ بہتان ہے -
ہائے افسوس سید علی حائری صاحب دعویٰ تو مجتہد العصر والزمان و سلطان المحدثین
صدر المفسرین و شمس العلماء و خیر الانام کا کریں اور کہلائیں اور پتہ اتنا بھی نہیں - کہ تحریف
و نسخ میں کیا فرق ہوتا ہے - اور اہل سنت و الجماعت منسوخ التلاوت کے قائل ہیں -
یا تحریف قرآن کے - حضرت مجتہد العصر صاحب جی آنکھیں کھولیئے اور کانوں میں سے
روئی نکالئے اور سنئے علمائے اہل سنت و الجماعت بعض آیات منسوخ التلاوت کی قائل
ہیں جو کہ آنحضور علیہ السلام کے سامنے منسوخ التلاوت ہو چکی تھیں جنکے خود شیعان پاک
بھی قائل ہیں دیکھو تفسیر امام حسن عسکری و تفسیر عمدۃ البیان جلد اول زیر آیت ما ننسخ
صـ۵۴ میں کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ چند آیات مجھے یاد نہیں انکو
الکو میں نماز تہجد میں پڑھتا تھا کل کی رات وہ آیات مجھے فراموش ہو گئیں ہر چند چاہتا
ہوں کہ یاد آیئں لیکن یاد نہیں آتیں - اور دوسرا شخص بھی کھڑا ہوا اُسنے بھی یہی عرض کی -
حضرت نے فرمایا خدا تعالیٰ نے ان آیات کو منسوخ کیا اور جس آیت کو خدا تعالیٰ منسوخ کرتا
ہے اُسکو یاد سے بھلا دیتا ہے الخ - اب مجتہد العصر صاحب ذرا انصاف سے فرمایئں
کہ جو علمائے اہلسنت نے بیان کیا ہے وہ منسوخ التلاوت کا ہے یا تحریف قرآن کا سہ
بے سوچے ڈینگ مارنا جاہل کا کام ہے + بے پر کیاں اُڑانے پہ رہتا مدام ہے +
تو اب ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی معتبر کتاب سے ہمیں دکھاویں کہ اہل سنت والجماعت
آنحضور ؐ کے انتقال کے بعد تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ہو چکی ہیں اور یہ قرآن مجید موجودہ تحریف شدہ
ہے قابل عمل نہیں - تو خادم شریعت آپکے مذہب کو اختیار کر لیگا - لیکن یہ آپ کبھی قیامت تک
بھی نہیں دکھا سکیں گے - باقی ذکر جلد دوم میں انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا - فقط

مختصر فہرست عقاید و مسائل شیعانِ پاک بطور نمونہ

عقیدہ ۱۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ خداوند کریم کو بداؔ[1] ہو جاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کبھی جاہل ہو جاتا ہے یعنی جس کو انجام کی خبر نہ رہتی ہو۔ اصول کافی ص۸۶ سطر ۶ و ص۲۰۴ عن یونس عن الجہنی قال سمعت ابا عبد اللہ یقول لو علم الناس ما فی القول البداء من الاجر ما افتروا عن الکلام بنیہ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو پتہ ہوتا کہ بدا کے مسئلہ کو بیان کرنے سے کسقدر اجر ملتا ہے تو اسکے بیان کرنے سے لوگ کبھی سستی نہ کرتے +

عقیدہ ۲۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہی کہ تمام نبیوں نے خداوند کریم کے بدا یعنی جاہل ہونیکا اقرار کیا ہے۔ اصول کافی کلینی ص۸۵ سطر ۱۴۔ عن الرضا یقول ما بعث اللہ نبیًّا قط الا بتحریم الخمر وان یقر اللہ بالبداءُ +

عقیدہ ۳۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ انبیاء و آئمہ طاہرین جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اصول کافی ص۴۸۴ قال ابو جعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی و دین اٰبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہٗ یعنے فرمایا امام جعفر علیہ السلام نے کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔ جو شخص تقیہ نہ کرے وہ بے ایمان ہے +

---

[1] صاحب کافی کلینی نے لکھا ہے کہ امام نقی کے بعد پھر خداوند کریم کو زبردست بدا ہوا۔ جیسا کہ حضرت اسمٰعیل کے بارہ میں ہوا تھا۔ اور اسی کتاب میں مسطور ہی کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بدا کا اقرار نہ کیا ہو۔ دیکھو ص۹۶ اور کتاب احتجاج ص۱۸ میں لکھا ہی کہ حضور علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ خدا کو بدا ہوتا ہے تو آپ نے جواباً فرمایا کہ بدا اسکو ہوتا ہے جس کو انجام کی خبر نہ ہو اور غلطیاں ظہور میں آئیں۔ اور رسالہ رد اثنا عشری میں لکھا ہے۔ کہ امام جعفر علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل کو امام بنایا تھا۔ پھر اُسکے پیچھے خدا کی رائے بدل گئی تو اسکے عوض موسیٰ کو امام بنا دیا اور خدا کو بدا ہوا +

عقیدہ ۴ ۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اعلےٰ درجہ کی عبادت ہے جو نہ بولے وہ بے ایمان بے دین ہے ۔

عقیدہ ۵ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تقیہ[1] یعنی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے دین سے ہے اس لئے حضرت یوسف و ابراہیم علیہم السلام نے جھوٹ بولا تھا۔ اصول کافی ص ۴۸۳ ۔ عن ابی بصیر قال قال ابی عبد اللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال یوسف ایتہا العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا سرقوا شیئاً ولقد قال ابراھیم انی سقیم واللہ ما کان سقیماً ۔ ترجمہ ۔ بصیر کہتا ہے ۔ کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ اللہ کے دین سے ہی ہے کہا کیا اللہ کے دین سے ہے ۔ امام صاحب نے فرمایا ہاں خدا کی قسم اللہ کے دین سے ہے ۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قافلہ والوں کو کہا کہ تم چور ہو خدا کی قسم حالانکہ اُنہوں نے کچھ بھی چرایا نہ تھا ۔ اور تحقیق ابراہیم ؑ نے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خداوند کریم کی قسم وہ بالکل بیمار نہ تھے ۔ پس اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا ہے کہ تقیہ کے معنے جھوٹ بولنے کے ہیں ۔ کیونکہ ایک شخص نے چوری نہیں کی اُسکو چور کہا گیا ۔ اور ایک شخص بیمار نہ تھا ۔ اُس نے اپنے آپکو بیمار کہدیا ۔ اور امام نے فرمایا یہ تقیہ ہے الخ

عقیدہ ۶ ۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اصول کفر کے تین ہیں جنسے ایک کفر آدم علیہ السلام پر بھی عائد ہوا لہذا وہ بھی فاسق ہوئے ۔ اصول کافی ص ۵۱ سطر ۲ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلاثۃ الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان آدم حین نہی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منہا واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لآدم فابی واما الحسد فابنا آدم حیث قتل احدھما صاحبہ الخ اور حیات القلوب شیعہ میں ہے کہ آدم ؑ نے حسد بھی کیا تھا ۔ دیکھو جلد اول الخ ۔

---

[1] تقیہ کہتے ہیں حق کے خلاف کا اظہار کرنا اور حق بات کا اخفا کرنا ۱۲

عقیدہ ۷ - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر نہ تھے کیونکہ انہوں نے آل محمد کی خلافت کا اقرار نہیں کیا تھا - اصول کافی ص۲۶۳ - عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول عزوجل ولقد عہدنا الی ادم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما قال عہدنا الیہ فی محمد و الائمۃ من بعدہ فترک ولم یکن لہ عزم الخ مطلب یہ ہے کہ ہمنے محمد اور اُن کے بعد والوں اماموں کی نسبت آدم سے عہد لیا مگر انہوں نے اس عہد کو ترک کر دیا اور اُن کو اس بات کا یقین نہ آیا اور اولوالعزم کو اولی العزم اسواسطے کہتے ہیں کہ ائمہ طاہرین کی بابت جبکہ اُن سے عہد لیا گیا انہوں نے یقین کرلیا اس لئے اُن کا اولی العزم نام رکھا جاتا ہے - باقی حیات القلوب جلد اول ص میں ملاحظہ کریں -

عقیدہ ۸ - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کو درجہ نبوت کا ملا ہے امامت کا نہیں ملا - حیات القلوب مطبوعہ نولکشور ص۱۱ -

عقیدہ ۹ - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اولوالعزم پیغمبر صرف پانچ تھے - حضرت نوحؑ و حضرت ابراہیمؑ و حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ و حضرت محمد رسول اللہ علیہم السلام - حیات القلوب جلد اول ص۱۰ و حق الیقین ص۲۵ -

عقیدہ ۱۰ - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے لئے بغیر عقد اور مہر کے عورت مومنہ حلال تھی جس سے چاہیں تن بخشی کرلیں کتاب حق الیقین اردو ص۴۳ و حیات القلوب جلد دوم ص۱۴۵ و ص۹۲۷ -

عقد بلفظ بخشیدن بر حضرت مباح بود کہ زن کہ خود را با نحضرت بخشید و بر دیگراں نیست - ہر زن کہ آنحضرت را رغبت بنکاح او مینمود اگر بے شوہر بود اجابت آنحضرت برو واجب بود - اگر شوہر دار د بر شوہر واجب میشود کہ طلاق او بگوید الخ -

عقیدہ ۱۱ - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ بغداد شریف امام مہدی کے زمانہ میں غضب و لعنت

کا مقام ہوگا (نعوذ باللہ) حق الیقین اردو ص ۴۶۶۔

عقیدہ ۱۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے تو آنحضور علیہ السلام کی نبوت ظاہر نہ ہوتی۔ تبیان الشیعہ بحوالہ مقام الحق شیعہ ص ۶۲ وحیات المسلمین ص

عقیدہ ۱۳ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ جو کلمہ شریف عرش معلی پر لکھا ہوا تھا وہ یہ ہے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ وَاَیَّدْنَاہُ بِعَلِیٍّ۔ انوار الہدیٰ ص ۸۲۔

عقیدہ ۱۴ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعہ حضرت علی کو خدا بھی مانتے ہیں اور بعض پیغمبر مانتے ہیں۔ دیکھو حق الیقین اردو ص ۳۲ و تفسیر امام حسن عسکری ص ۴۹ و تذکرۃ الائمہ ایران ص ۹۱۸۔

عقیدہ ۱۵ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آئمہ دین کی صورت میں اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور آئمہ دین طاہرین میں حلول کر لیا۔ لیکن یہ فعل غالی شیعوں کا عقیدہ ہی۔ حق الیقین اردو ص ۱۹۔

عقیدہ ۱۶ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت علی کی تصویر بنانی درست ہی حق الیقین ص ۱۷۵۔

عقیدہ ۱۷ بعض غالی شیعہ آئمہ طاہرین کو خدا جانتے ہیں اور رسول خدا سے بہتر جانتے ہیں۔ حق الیقین ص ۶۸۱۔

عقیدہ ۱۸ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و آئمہ طاہرین ملک بعض روحیں قبض کرتے ہیں حق الیقین ص ۴۹۶۔

عقیدہ ۱۹ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے رات معراج میں خدا کے ساتھ کھانا کھایا۔ انوار الہدیٰ ص مطبوعہ یوسفی دہلی۔

عقیدہ ۲۰ شیعہ مذہب میں لکھا ہی کہ خداوند کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علی کی آواز وزبان سے باتیں کیں۔ تفسیر صافی ذیل آیت سبحان الذی الخ حیات القلوب ص ۔

عقیدہ ۲۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہی کہ حضرت علی تمام آئمہ طاہرین وجمیع انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں حق الیقین ص ۸۵ یہ عقیدہ اکثر شیعہ کا ہے۔

عقیدہ ۲۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہی کہ علی علیہ السلام کی امامت انبیاء کی نبوت سے افضل

ہے اور نبوت کا درجہ امامت کے درجہ سے ناقص ہے۔ اصول کافی صلاا۔

عقیدہ ۲۳ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ منصب علی منصب خدا ہے تفسیر لوامع التنزیل پارہ دوم ص۶۲۳۔

عقیدہ ۲۴ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مرنا وجینا اختیار آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ہے جب چاہیں مریں۔ اصول کافی ص۱۵۸۔

عقیدہ ۲۵ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تمام امور دنیا کے آئمہ دین علیہم السلام کے سپرد کیے گئے ہیں۔ اصول کافی ص۲۷۸۔

عقیدہ ۲۶ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حق امر ظاہر کرنا جائز نہیں جو حق امر ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار کریگا۔

عقیدہ ۲۷ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو نصیب نہ ہوگا۔ کتاب تحفۃ العوام ص۳۔

عقیدہ ۲۸ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اماموں کو اپنے مرنے کی تاریخ کا پتہ ہے۔ اصول کافی ص۱۵۸۔

عقیدہ ۲۹ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ تمام آئمہ وعلی علیہ السلام کو عین خدا ہونا سمجھتے ہیں۔ کتاب اصول کافی ص۸۸۔

سمعت امیر المؤمنین یقول انا عین اللہ وانا ید اللہ وانا جنب اللہ وانا باب اللہ الخ اور اُسی صفحہ پر یہ مسطور ہے نحن باب اللہ ونحن لسان اللہ ونحن وجہ اللہ ونحن عین اللہ فی خلقتہ الخ۔

عقیدہ ۳۰ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید محرّف ہے اور غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں۔ فروع کافی والانصاف ص—۔

عقیدہ ۳۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ وقت ضرورت حضرت علی کو بُرا بھلا کہنا بھی درست

ہے۔ اور خود حضرت علی علیہ السلام نے اجازت دی ہے۔ اصول کافی ص۴۸۴۔

قال قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یرون ان علیاً علیہ السلام قال علیٰ منبر الکوفۃ ایہا الناس انکم ستدعون الی سبّی فسبّونی ثم تدعون الی البرائۃ منی فلا تبرؤا منی الخ اصول کافی ص۴۸۴۔

عقیدہ ۳۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن پڑھنے سے کافر شخص کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اصول کافی ص۶۶۲۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قرائۃ القرآن فی المصحف تخفف العذاب عن الوالدین ولو کانا کافرین ص۶۶۲۔

عقیدہ ۳۳ شیعہ مذہب میں ہے کہ جھوٹ بولنے اور امانت میں خیانت کرنے میں اور ایفاء وعدہ نہ کرنے سے کچھ بھی خداوند کریم کی طرف سے عتاب نہ ہوگا۔ بشرطیکہ علیؓ کی خلافت کا قائل ہو۔ اصول کافی ص۲۳۵۔

عن عبد اللہ بن ابی یعفور قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اخالط الناس فیکثر عجبی من اقوام لا یتولونکم ویتولون فلانا وفلانا لھم امانۃ وصدق ووفاءٌ واقوام یتولونکم لیس لھم تلک الامانۃ ولا الوفاء والصدق قال فاستوی ابو عبد اللہ علیہ السلام جالساً فاقبل علی کالغضبان ثم قال لادین لمن لا دان اللہ بولایۃ امام جائر لیس من اللہ ولا عتب علی من دان بولایۃ امام عادل من اللہ قلت لادین لاولئک ولا عتب علی ھؤلاء قال نعم لادین لاولئک ولا عتب علی ھؤلاء الخ اصول کافی ص۲۳۵۔

عقیدہ ۳۴ شیعہ مذہب میں ہے کہ بعض شیعہ آئمہ دین کے زمانہ میں آئمہ طاہرین کی عصمت کے منکر تھے۔ حق الیقین مترجم ص۷۲۱ و ۷۲۲۔

عقیدہ ۳۵ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ سنیوں کی نیکیاں بروز قیامت شیعوں کو دی جائینگی

اور شیعوں کو جنت میں داخل کیا جاویگا اور سنیوں کو دوزخ میں تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۵۵۔

شیعانِ پاک کی فقہ کے مسائل طیبہ

مسئلہ ۱ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کے بالوں کی رسی سے پانی نکالکر وضو کرنا اور پینا جائز اور درست ہے۔ اور پشم خنزیر کی پاک ہے۔ کتاب فروع کلینی جلد اول صفحہ وجلد ۲ نصف ثانی صفحہ ۲۰۱ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہٗ من الحبل یکون من شعر الخنزیر یستقی بہ الماء من البیر ھل یتوضاء من ذلک الماء قال لاباس الخ

مسئلہ ۲ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کا گوشت کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی۔ کتاب فروع کافی شیعہ صفحہ ۱۳۱ جلد ۲۔

مسئلہ ۳ شیعہ مذہب میں اگر چوہا یا کتا برتن روغن میں گر جائے۔ تو بیشک اس روغن کو کھالیا جاوے اسمیں کوئی خوف نہیں۔ فروع کافی کتاب شیعہ باب طعمہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الفارۃ والکلب یقع فی السمن والزیت ثم یخرج منہ حیًا فقال لاباس یاکلہ الخ۔

مسئلہ ۴ شیعہ مذہب میں خنزیر کے چمڑہ کا ڈول بنا کر کنوؤں سے پانی نکالنا درست ہے۔ کتاب من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۴ سئل الصادق علیہ السلام عن جلد الخنزیر یجعل دلوًا قال لاباس۔

مسئلہ ۵ شیعہ مذہب میں ہے کہ چمڑہ مُردار میں پانی اور روغن اور دودھ وغیرہ رکھنا درست ہے اور اُس میں پانی و شیر پینا درست ہے کوئی خوف نہیں۔ کتاب شیعہ من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۴ سئل الصادق علیہ السلام عن جلود المیتۃ یجعل فیہا اللبن والماء والسمن ما تری فیہ فقال لاباس بان یجعل فیہا ما شئت من ماء او لبن او سمن و یتوضاء

منه وتشرب ولکن لاتصلی فیہا الخ ۰

مسئلہ ۶ شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر لڑکا طعام کھانیوالا کنوئیں میں پیشاب کرے تو صرف تین ڈول نکالے جائیں۔ اگر ایسا نہیں تو صرف ایک ڈول۔ کتاب من لایحضر الفقیہ ص۵۔

وان بال فیہا صبی قد اکل الطعام استقی منہا ثلث دلاء الخ۔

مسئلہ ۷ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اگر کنوئیں میں زنبیل گوہ کی بھری ہوئی یا سرگین کی گرجاوے وہ گوہ خشک ہو یا نہ ہو تو اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ کتاب من لایحضر الفقیہ ص۵ - وان وقع فی البیر زنبیل من عذرۃ رطبۃ اویابسۃ او زنبیل من سرقین فلا باس بالوضوء منہا۔

مسئلہ ۸ شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر کنوئیں میں گوہ پڑجائے تو صرف دس ڈول نکالنے کافی ہیں۔ کتاب شیعہ من لایحضر الفقیہ ص۵۔

مسئلہ ۹ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مشت زنی کرنی درست ہے کوئی خوف نہیں کتاب فروع کافی جلد ۲ ص۲۳۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الدلک قال ناکح نفسہ لاشئی علیہ۔

مسئلہ ۱۰ شیعہ مذہب میں عورت حیض ونفاس والی اور جنبی اور جنبیہ مرد وعورت کو قرآن مجید کا پڑھنا جائز اور درست ہے کوئی خوف نہیں۔ کتاب استبصار ص۵ ومن لایحضر الفقیہ ص۱۰ وفروع کافی ص۵۔

مسئلہ ۱۱ شیعہ مذہب میں کتے اور خنزیر کی ہڈیاں وپشم پاک صاف ہیں سید مرتضیٰ برآنست کہ اجزائے نجس العین کہ حس ناشتہ باشند مثل استخوان سگ وخوک طاہر است کتاب جامع عباسی مطبوعہ نولکشور ص۳ سطر ۱۹ فصل دربیان نجاست۔

مسئلہ ۱۲ شیعہ مذہب میں کپڑے آلودہ شدہ شراب سے نماز درست ہے۔ بقول ابن بابویہ جامع عباسی ص۳ مطبوعہ نولکشور ص۱۳۰۔

مسئلہ ۱۳ مذہب شیعہ میں اگر پانی حوض میں خون کا آلودہ ہاتھ ڈالا جاوے تو پانی نجس ہوگا اور اگر پیشاب سے بھرا ہوا ہاتھ اسمیں ڈالکر ہلایا جاوے تو پانی پلید نہ ہوگا اور ہاتھ بھی پاک ہو جائیگا۔

اما اگر دست شخصے ببول آلودہ شدہ باشد و بول خشک شود آں شخص دست را در حوض فرو برد آب آں حوض نجس نشود و دست آں شخص طاہر می شود و بجہت آنکہ چیزے ازاں بنجاست تغیر نیافتہ۔ جامع عباسی صفحہ ۳۲ سطر ۱۱۔

مسئلہ ۱۴ شیعہ مذہب میں اگر کنوئیں میں خنزیر یا بلّی یا خرگوش یا لونبڑ مرجائے۔ یا بول آدمی کا پڑجائے تو صرف چالیس ڈول نکالنے کافی ہیں اگر کنوئیں میں گوہ خشک یا چوہا مرجائے یا کُتّا پڑجائے تو صرف سات ڈول نکالنے کافی ہیں۔ اور اگر خنزیر نے برتن کو زبان سے چاٹ لیا تو اس برتن کو سات دفعہ دھونا کافی ہے۔ اور اگر نمکسار میں کُتّا گر کر نمک ہوجائے تو نمک پاک ہی۔ کتاب جامع عباسی صفحہ ۳۵ و ۳۶ و ۳۸۔

مسئلہ ۱۵ مذہب شیعہ میں اگر کُتا پانی میں پڑا ہو اور اس پانی سے کسی شخص نے ایک پیالہ پانی کا بھر لیا اور اس پیالہ میں کچھ کُتّے کے بال نہ آئیں تو پیالہ کا پانی پاک ہی باقی ماندہ پانی پلید جامع عباسی صفحہ ۳۴ سطر ۱۶۔

مسئلہ ۱۶ مذہب شیعہ میں اگر کسی بے شبہ اپنے بیٹے کی بیوی سے صحبت کی تو صرف اُسکو دو مہر دینے آتے ہیں ایک بعوض دخول دوم بعوض فسخ نکاح میان پسر و زن۔ کتاب جامع عباسی صفحہ ۱۴۵ جلد دوم۔

مسئلہ ۱۷ شیعہ مذہب میں اگر باپ نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اسکی لڑکی سے اُسکے فرزند نے پھر بے شبہ زوجہ فرزند سے باپ نے وطی کرلی اور بیٹے نے ماں سے کرلی تو اس صورت میں نصف نصف حق مہر وطی کنندگان کو دینا پڑیگا اور جس نے پیشتر کی اُسکو صرف دو مہر دینے پڑینگے۔ جامع عباسی صفحہ ۱۴۵۔

مسئلہ ۱۸۔ مذہب شیعہ میں اگر آقا نے اپنی باندی کا نکاح غلام سے کر دیا اور پھر آقا نے
اور پھر آقا نے اپنے غلام کی زوجہ باندی نکاح کردہ سے دخول کیا تو اس صورت میں بر صیغہ
مسنون بر عوض دخول غلام کو کوئی شے بطور ہدیہ وغیرہ دینی چاہئے بنقل از جامع عباسی جلد ۱ ص ۱۴۵

مسئلہ ۱۹ مذہب شیعہ میں اگر سنی شیعہ ہو جاوے تو حکم اسکا حکم کفر کا ہے۔ یعنے جو حکم
اصلی کافر کا ہے وہی اسکا ہے نعوذ باللہ۔ جامع عباسی ص ۱۳۵ جلد ۱۔

مسئلہ ۲۰۔ شیعہ مذہب میں روزہ دار کو بحالت روزہ شعروں میں تعریف آئمہ دین مقدسات
علیہ السلام کی کرنی منع ہے۔ جامع عباسی ص ۱۳۵۔

مسئلہ ۲۱ شیعہ مذہب میں منصب علی منصب خدا ہی۔ تفسیر لوامع التنزیل شیعہ پارہ دوم ص ۶۲۳

مسئلہ ۲۲ شیعہ مذہب میں سید کی لڑکی سے نکاح ہر ایک مسلمان کا درست ہی
چاہے جس قوم سے ہو۔ تفسیر لوامع التنزیل شیعہ پارہ دوم ص ۴۶ وغیرہ۔

مسئلہ ۲۳ شیعہ مذہب میں طبیب کو اجنبیہ عورت کا شرمگاہ دیکھنا درست ہی حق الیقین ص ۲۲۴
اس میں کوئی خوف نہیں۔ استبصار جلد اول ص ۴۵ سطر ۸۔

مسئلہ ۲۴ شیعہ مذہب میں عورت کی دُبر میں وطی کرنا درست ہی۔ کتاب استبصار
شیعہ ص ۱۳۰ سطر ۱۲۔

مسئلہ ۲۵ شیعہ مذہب میں عاریۃً فرج یعنی مانگواں فرج اپنے بھائی کو دینا درست ہے
کتاب شیعہ استبصار جلد ۲ ص ۷۵ سطر ۱۲ قال سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن
عاریۃ الفرج قال لاباس بہ۔

مسئلہ ۲۶ شیعہ مذہب میں عورت فاجرہ سے متعہ کرنا بھی درست ہی۔ کتاب شیعہ استبصار
جلد ۲ ص ۸۴ سطر ۳۔

مسئلہ ۲۷ شیعہ مذہب میں ایک بار متعہ کرنے سے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا درجہ
ملتا ہے دو دفعہ کرنے سے امام حسن رضی اللہ عنہ کا۔ تین دفعہ کرنے سے حضرت مولانا مشکل کشا

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ چوتھی دفعہ کرنے سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ ملتا ہے دیکھو کتاب شیعہ برہان المتعہ صـ۵۲ تصنیف ابو القاسم و الدسید علی حائری سطر ۳۔

مسئلہ ۲۸ شیعہ مذہب میں کنجریوں کی کمائی حلال ہے۔ کتاب شیعہ فروع کافی جلد ۲ صـ۳۲ سطر پہلی۔

مسئلہ ۲۹ شیعہ مذہب میں اگر کسی نے نکاح اپنی ماں وغیرہ محرمات سے کیا اور پھر اُس کے ساتھ دخول کیا اور اس سے لڑکا پیدا ہُوا اور اگر اس لڑکے کو کسی نے کہا کہ تو حرام زادہ ہے تو کہنے والے پر حد لگ جائیگی۔ کیونکہ ماں بہین وغیرہ کے ساتھ جو نکاح کیا گیا تھا وہ من وجہ صحیح اور درست تھا۔ کتاب فروع کافی جلد ۲ صـ۲۵۲ کتاب النکاح۔

مسئلہ ۳۰ شیعہ مذہب میں عورت کی شرمگاہ کو چومنا درست ہے۔ کتاب حیات الیقین صـ۲ سطر ۲۲ مطبوعہ نولکشور۔

مسئلہ ۳۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ متعہ کا نزول قرآن کے ساتھ ہُوا ہے اور اسکی سُنّت آنحضور علیہ السلام سے جاری ہوئی یعنی زنا کی سُنّت آنحضورؐ سے جاری ہوئی نعوذ باللہ من ذٰلک۔ کتاب استبصار جلد ۲ صـ۷۷ سطر ۳ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المتعۃ نزل بہا القرآن وجرت بہا السنۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مسئلہ ۳۲ شیعہ مذہب میں کتے کا پس خوردہ یعنی شکار سے بچا ہُوا مسلمان کو کھانا درست ہے۔ کتاب استبصار شیعہ جلد ۲ صـ۳۳ سطر ۸۔

مسئلہ ۳۳ شیعہ مذہب میں جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا صـ۴۷ سطر ۳ کتاب استبصار جلد ثانی۔

مسئلہ ۳۴ شیعہ مذہب میں نماز میں اپنے عضو تناسل سے کھیل کرنا درست ہے اور اس فعل سے نماز کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ کتاب استبصار جلد ۲ صـ۴۵ جزو اول سطر ۴۔

مسئلہ ۳۵ شیعہ مذہب میں مذی و ودی پھکر ایڑیوں تک چلی جاوے تو وضو ٹوٹتے

اور نہ نماز فاسد ہوگی۔ فروع کافی جلد اول صلہ سطر ۱۴۔

مسئلہ ۳۶ شیعہ مذہب میں حق امر ظاہر کرنا درست نہیں جو ظاہر کریگا اُسکو خدا تعالیٰ ذلیل اور عذاب کریگا اصول کافی صفحہ ۴۵۸

ناظرین با تمکین! یہ مختصر مسائل و عقائد مذہب شیعان پاک ہیں جنکو اپنے مذہب پاک پر بڑا فخر و ناز ہے۔ چنانچہ آجکل ایک شخص نعمت اللہ جان صاحب نامی بنگلہ ایوب شاہ لاہوری نے اس مذہب کی حقانیت پر بڑے فخر سے بایں عنوان اشتہار شائع کیا ہی کہ "میں شیعہ کیوں ہوا" اور سبب یہ لکھتا ہے کہ شیعہ مذہب بہت اچھا ہے اور مذہب اہلسنت والجماعت بہت بُرا ہے اسکے مسائل بہت گندہ و نجس ہیں۔ لہذا میں اس مذہب کو چھوڑکر مذہب شیعی اختیار کرتا ہوں۔ اسلئے خادمِ شریعت عوام شیعان اور خاصکر نعمت اللہ جان صاحب سی دریافت کرتا ہے کہ ان مسائل و عقائد شیعان کا کیا حال ہے کیا یہ مسائل و عقائد مطابق کتاب اللہ و سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور اُنپر اعتقاد و عمل کرنیوالا آدمی کیا مسلمان رہ سکتا ہے جواب دیں ورنہ سچے دل سے توبہ کرکے اس مذہب کو چھوڑکر مذہب حقہ حنفیہ پر عمل کریں اور فرقہ وہابیہ کی کتابوں کو چھوڑ دیں۔ اور یہ مسائل جو آپنے بطور اعتراض تحریر کئے ہیں مذہب حنفیہ کی کسی معتبر کتاب میں نہیں ہیں اگر ہیں تو مرد میدان طلب حق کا بنکر دیکھائیں۔ اور مسائل عقائد شیعہ کو بھی غور و انصاف سے ملاحظہ فرماکر انصاف کی داد دیں اور یہ بھی دیکھیں کہ قاتل آئمہ دین کون لوگ تھے فقط بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

قاتل ائمہ دین طاہرین کون لوگ تھے

معتبر کتب شیعہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قاتلان ائمہ دین جگر گوشہ رسول امین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیعہ لوگ ہی تھے جو اپنے آپ کو شیعان علی کہلایا کرتے تھے

اور جنہوں نے بے تعداد متواتر خطوط بنام حضرت امام حسین علیہ السلام کے بڑی محبت اور تپاک سے روانہ کئے تھے۔ چنانچہ کتاب اخبار ماتم ص۲۸۵ سطر ۸ مطبوعہ رام پور میں بدیں طور تحریر ہے بَلَغَ اَهْلَ الْكُوْفَةِ هَلَاكُ مُعَاوِيَةَ وَعَرَفُوْا خَبَرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَاجْتَمَعَتِ الشِّيْعَةُ فَاكْتَبُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ سَرَّحوا باكتاب مع عبد الله بن مسمع وعبد الله بن وال فخرجا مُسْرِعَيْنِ حَتّٰى قَدِمَا عَلَى الْحُسَيْنِ بِمَكَّةَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ پس جبکہ امیر معاویہ رض کی فوتیدگی کی خبر اور امام حسین علیہ السلام کی ہجرت مکہ کا پتہ اہل کوفہ کو لگا تو تمام شیعہ نے متفق و جمع ہو کر طرف امام حسین علیہ السلام کے خط لکھا اور عبد اللہ بن مسمع و عبد اللہ بن وال کے ہمراہ روانہ کیا اور دونوں قاصد اسقدر جلدی اور خوشی سے چلے کہ دسویں ماہ رمضان مکہ میں بخدمت اقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پہونچ گئے اور اسقدر شیعان کوفہ نے خطوط روانہ کئے کہ ایک دن میں چھ سو خط امام صاحب کے پاس جمع ہو گئے فورد فی یوم واحد ستمائة كتاب وتواتر الكتاب حتّٰى اِجْتَمَعَ عنده فی ثوب مُتَفَرِّقَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ كتاب یعنی امام صاحب کے پاس متواتر خط شیعان کے مختلف جگہ سے بارہ ہزار جمع ہوئے۔ اور شعبی نے روایت کی ہے اور کہا بایع الحسین علیہ السلام اربعون الفاً من اهل الكوفة على ان يحاربوا من حارب ويسالموا من سالمه یعنی چالیس ہزار کوفہ کے شیعان نے امام صاحب کی بیعت اسبات پر کی کہ اگر وہ لڑینگے تو ہم لڑینگے اگر وہ صلح کریں تو ہم ہر حال میں اُن کے تابعدار اور مطیع ہیں۔ آخر الامر امام صاحب نے مجبور ہو کر اپنی شیعان کو انکی آرزو کے مطابق روانہ کیا :۔

فعند ذلك ردّ جواب كتبهم يمنيهم بالقبول ويعدهم بسرعة الوصول یعنے امام صاحب نے اُن کے خطوط کا جواب مطابق اُن کی دلی خواہش کے روانہ فرمایا۔ اور وعدہ بہت جلدی کوفہ میں مشرف ہونے کا دیا۔ اور سفر کوفہ کا قصد مصمم امام صاحب کا ہوا الخ

دیکھو کتاب معتبر شیعہ احبار ماتم صـ۲۸۵ تا صـ۲۸۶ ۔

اور کتاب شیعہ خلاصۃ المصائب صـ۱۴۲ کہ جب امام حسین علیہ السلام ظلم اعدا سے مرقد مطہر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جدا ہوئے تیسری تاریخ شعبان مکہ معظمہ میں تو کوفیان پُر دغا نے نامے علے الاتصال حضرت کی خدمت میں بھیجے اُن میں سے بعض ناموں کا یہ مضمون تھا لَیْسَ عَلَیْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْمَعَنَا بِکَ عَلَی الْحَقِّ یعنی یا حضرت ہم امام و پیشوا نہیں رکھتے جلدی تشریف لایئے شاید خدا حق کو ہمارے ہاتھ پر جاری کردے اور شیث بن ربعی شیعہ وغیرہ نے بایں طور مضمون لکھکر روانہ کیا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَخْضَرَّ الْجَنَابُ وَاَیْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاَقْدِمْ عَلَیْنَا لَکَ جُنْدٌ عَلَی الْجُنْدِ وَالسَّلَامُ الخ ترجمہ یعنی بعد حمد و صلوٰۃ کے تحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سبز و خرمی میں ہیں اور درخت میوہ جات کے بار در ہیں ۔ پس آپ ہماری طرف تشریف لایئے کہ فوج کثیر آپکی نصرت و امداد کے لئے مہیا ہے اور شب و روز انتظار کرتے ہیں الخ ۔ اور اسی کتاب خلاصۃ المصائب شیعہ صـ۱۶۰ میں بایں طور لکھا ہے ۔ کہ جب آپکو رستہ میں خبر شہادت امام مسلم کی ہوئی تو آپنے تمام لشکر کو جمع کرکے فرمایا وَقَدْ خَذَلَنَا شِیْعَتُنَا نَحْنُ حَتّٰی مِنْکُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْیَنْصَرِفْ فِیْ غَیْرِ حَرَجٍ لَیْسَ عَلَیْہِ ذِمَامٌ الخ پس اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ ضعیف اور خوار کرنے والے امام صاحب کو شیعہ ہی لوگ تھے ۔ کیونکہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک ہمکو ہمارے شیعوں نے طلب کرکے ضعیف کیا اور نصرت سے ہاتھ اُٹھالیا پس اب جس کی مرضی چاہے وہ واپس چلا جائے جس کی مرضی چاہے وہ میرے پاس رہے اور جو چلا جاوے اسپر کچھ زیان نہیں ہوگا ۔ اور اُسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ جب امام صاحب نے یہ حکم فرمایا تو بہت دنیا دار بدبخت امام صاحب سے علیحدہ ہوگئے اور جو مدینہ سے تشریف لائے وہ جان نثار رہے ۔ اور امام صاحب نے نماز پڑھکر یہ خطبہ فرمایا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ لَمْ اٰتِکُمْ حَتّٰی اَتَتْنِیْ کُتُبُکُمْ وَاِنْ کُنْتُمْ کَارِہِیْنَ لِمَقْدَمِیْ

اِنْصَرَفْتُ عَنْکُمْ الخ اے اہل کوفہ میں نہیں آیا یہاں مگر جب تمہارے بہت نامے میری طلب کو پہونچے اگر تم عہد و پیمان پر ثابت ہو تو تازہ عہد کرو تاکہ مجھے اطمینان حاصل ہو۔ اور اگر تم میرے آنے سے منکر ہو تو میں جہاں سے آیا ہوں وہاں پھر لوٹ جاؤں الخ

اور کتاب شیعہ جلاء العیون ص۳۳ میں بانیطور ایک خط شیعان کا نیز مسطور ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ نامہ سلیمان بن صرد و مسیب بن نجبہ و رفاعہ بن شداد بجلی و حبیب بن مظاہر اور جمیع شیعیان و مومنین و مسلمین اہل کوفہ کی جانب سے بخدمت امام حسین علیہ السلام بن علی بن ابیطالب علیہم السلام ہے۔ آپ پر سلام خدا ہو۔ اور ہم اُس نعمہائے کاملۂ خدا پر جو ہم پر ہے حمد کرتے ہیں۔ اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اوس نے آپ کے دشمن جبار و معاند کو کہ بغیر رضامندی اُمّت اُنپر حاکم ہوا تھا۔ ہلاک کیا۔ اور وہ بجور و عدوان امت پر حاکم ہوا۔ اور اُن کے اموال میں ناحق تصرف کیا۔ اور نیکان اُمت کو قتل کیا اور بد اطواروں کو نیکوں پر مسلط کیا۔ اور اموال خدا کو مالداروں اور جباروں پر تقسیم کیا۔ خدا اُسے نفرین کرے جس طرح قوم ثمود پر لعنت کی۔ اور واضح ہو کہ اس وقت ہمارا کوئی امام و پیشوا نہیں پس آپ ہماری طرف توجہ کیجئے۔ اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمایئے کہ ہم سب آپکے مطیع ہیں۔ شاید حق تعالیٰ حق کو آپکی برکت سے ظاہر کرے۔ اور نعمان بن بشیر حاکم نہایت ذلیل و خوار دارالامارۃ میں بیٹھا ہے۔ اور ہم جمعہ کو اور عید میں وہاں نماز پڑھنے نہیں جاتے۔ اور جب آپکی خبر تشریف آوری کی ہمکو ملیگی تو ہم اُسے کوفہ سے نکالدینگے۔

خط دوسرا شیعان ہاک کا بنام امام حسین علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ عریضہ شیعوں اور فدویوں و مخلصوں کی طرف سے بخدمت امام حسین بن علی بن ابیطالب ہے۔ اما بعد بہت جلد آپ اپنے دوستوں ہواخواہوں کے پاس تشریف لایئے کہ جمیع مردمان ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپکے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں۔ البتہ بتعجیل تمام ہم مشتاقوں کے پاس تشریف لایئے

والسلام - فقط - ناظرین یہ تمام خطوط شیعان علی کے ہیں جو کہ لفظ بلفظ تحریر کئے گئے ہیں
اب ان کا جواب بھی سن لیجئے جو کہ امام صاحب نے روانہ بنام شیعان کے کیا تھا - وھو ہذا -
بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ خط حسینؓ بن علی کا مومنوں مسلمانوں شیعان کی طرف ہے
اما بعد بہت سے قاصدوں اور بیشمار خطوط آنے کے بعد جو تمنے مجھے خط ہانی وسعید کے ہاتھ
بھیجا سب مجھے پہنچا - تمہارے سب خطوط کے مضامین سے مطلع ہوا - تم نے سب خطوط میں مجھے
لکھا ہے - کہ ہمارا کوئی امام نہیں آپ بہت جلدی تشریف لائیے - خدا آپکی برکت سے ہمکو بحق
ہدایت کرے - واضح ہو کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر و پسر عم و محل اعتماد مسلم بن عقیل
کو بھیجتا ہوں - اگر مسلم مجھے لکھیں جو کچھ کہ تمنے مجھے خطوط میں لکھا ہے - بمشورہ عقلا و دانایان
و اشراف و بزرگان قوم لکھا ہے - اُسیوقت میں انشاءاللہ بہت جلدی تمہارے پاس چلا آؤنگا
میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں - امام وہی ہے - جو درمیان مردم بکتاب خدا حکم بعدالت قیام
کرے اور قدم جادۂ شریعت مقدسہ سے باہر نہ رکھے - اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے والسلام
کتاب جلاء العیون صفحہ ۴۳۱ مطبوعہ لکھنؤ مطبع شاہی -

اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۶۹ میں آپنے شیعان کوفہ کو میدان کربلا میں کہا کہ تمنے مجھے طلب
کیا اور اظہار محبت کے دم بھرے اور اب میری جان کو قتل کرنا چاہتے ہو - اور حالانکہ میری
طرف سے کوئی اب تک بیوفائی کی بات بنسبت تمہاری واقع نہیں ہوئی - اور کتاب خلاصۃ المصائب
شیعہ صفحہ ۱۱۵ پر بانظور فریاد امام صاحب کی مسطور ہے کہ فرمایا امام صاحب نے وَهَلْ
يَحِلُّ لَكُمْ قَتْلِي وَانْتِهَاكُ حُرْمَتِي - کیا تم کو میرا قتل کرنا درست ہے - میری بےحرمتی کرنی روا
ہے ؎ کشتن من در کدامی ملت و مذہب رواست -

اور کتاب اخبار ماتم صفحہ ۸۰ و صفحہ ۳۰۸ میں ہے کہ جب امام صاحب شہید ہو گئے - تو
اہل کوفہ وغیرہ نے اسقدر ماتم کیا کہ کسی کو تاب ضبط کرنے کی نہ رہی فَجَعَلَ اَهْلُ الْكُوفَةِ
يَنُوحُونَ وَيَبْكُونَ تب ابن حسین علیہ السلام نے فرمایا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بِصَوْتٍ

ضَئِیْلٍ اَتَنُوْحُوْنَ وَتَبْکُوْنَ مِنْ اَجْلِنَا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ قَتَلَنَا یعنی جبکہ شیعان کوفہ نے ماتم برپا کیا تو فرمایا حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باریک آواز سے اب تم لوگ روتے اور دُکا کرتے ہو ہمارے لئے تو پھر کس لئے ذبح کیا تمنے ہکو۔ اور اسی کتاب معتبر شیعہ ۵۸ میں مذکور ہے کہ مائی صاحبہ ام کلثوم نے اہل کوفہ قاتلان کو مخاطب ہوکر فرمایا ثُمَّ اَنَّ اُمَّ کُلْثُوْمَ اَطْلَعَتْ رَاْسَہَا مِنَ الْمَحْمِلِ وَقَالَتْ لَہُمْ مَہْ یَا اَہْلَ الْکُوْفَۃِ تَقْتُلُنَا رِجَالُکُمْ وَتَبْکِیْنَا نِسَاءُکُمْ فَالْحَاکِمُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْفَصْلِ یَقْضِیْ یَا الخ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مائی صاحبہ نے محل سے سر اپنا نکالکر فرمایا۔ کہ چُپ رہو اے کوفیو! تمہارے مردوں نے ہمیں قتل کیا اور تمہاری عورتیں ہمپر روتی ہیں عجب ہی۔ بروز قیامت ہمارے اور تمہارے درمیان خدا خود فیصلہ کریگا اور بدکرداروں کو خداوند کریم جہنم میں داخل کریگا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اَیُّہَا النَّاسُ نَاشَدْتُکُمْ بِاللّٰہِ ہَلْ[لہ] تَعْلَمُوْنَ اَنَّکُمْ کَتَبْتُمْ اِلٰی اَبِیْ وَخَدَعْتُمُوْہُ یعنی اے گروہ خدا قسم ہے تم کو پروردگار کی سچ کہو یہ بات بیشتر اظہار کی جانتے ہو کہ تمنے کسقدر خط بنام والد بزرگوار میرے کے تحریر کئے تھے پھر تمنے میرے باپ کا ساتھ چھوڑدیا اور ظلم وستم پر کمریں باندھ لیں افسوس ہے خدا کرے تم روتے رہو۔ دیکھو کتاب شیعہ اخبار ماتم ۵۵۰ میں مائی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس طرح پر شیعان کو اپنے خطبہ میں بددعا فرماتی ہیں وہو ہذا :-

قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ اَمَّا بَعْدُ یَا اَہْلَ الْکُوْفَۃِ اَتَبْکُوْنَ وَتَنْتَحِبُوْنَ اَیْ وَاللّٰہِ فَابْکُوْا کَثِیْرًا وَاضْحَکُوْا قَلِیْلًا یعنی فرمایا مائی صاحبہ نے بعد حمد وصلوٰۃ کے کہ اے اہل کوفہ تم اب روتے اور رقت کرتے ہو۔ اے اللہ کی قسم روتے پھرو تم بہت اور ہنسی تمہارے نصیب نہ ہو) تھوڑے ہنسو الخ۔ کسی صاحب نے زبان پنجابی اس عبارت کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے ؎ ابیات

میں توریف کراں اس ربدی جین نے ملک سایایا	پڑھاں درود رسول اللہ تے جس دا شان سوایا

لہ اخبار ماتم ۲۲۵

جنہیں سچیاں خبراں رب تفضل ظاہر کر دکھلایاں ‏ ‏ جس نے خبراں صبراں والیاں ساڈوں کھول سنایاں

رب نے منگاں اہو دعائیں شیعو دلوں بجاؤں ‏ ‏ شالا روندے پیندی جاؤ ساری ایس جہاؤں

خوشی تساڈوں کدی نہ ہووے نا رب کدی ہساوے ‏ ‏ روز حشر تک وقت تساڈا روندیاں رب لنگھاوے

ہوئی دعا قبول انہی دی اوپر ٹولے سارے ‏ ‏ روندیاں پیندیاں سال لنگاون شیعہ مین و چارے

اور کتاب جلاء العیون شیعہ ملا محمد باقر مجلسی ص۳۲۶ میں باینطور لکھا ہے کہ ان لوگوں نے بڑے بڑے فریب حضرت علی علیہ السلام کو بھی دیئے تھے آخر الامر انکو بھی شہید کر ڈالا اور آپ کے لخت جگران امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو بھی طرح طرح کی ایذائیں دیں۔ چنانچہ کتاب جلاء العیون صفحہ مذکور پر تحریر کرتے ہیں کہ امام حسنؓ سے بیعت کی اور بعد بیعت کرنے کے اُن سے مکر و غدر کیا اور دشمنوں کو دیدیں اہل عراق سامنے آئے اور خنجر اُن کے پہلو پر لگایا اور خیمہ انکا لوٹ لیا یہانتک کہ انکی کنیزک کے پاؤں سے خلخال تک اُتار لی اور انکو مضطرب و پریشان کیا آخر اُنہوں نے معاویہ سے صلح کر لی اور اپنی اور اہلبیت کی خون کی حفاظت کی الخ۔

اور کتاب نیرنگ فصاحت ص۵۱ میں تحریر ہے کہ اصحاب امیر المومنین سے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ پہلے تو آپ نے جنگ صفین میں ہمیں حکم مقرر کرنے سے منع کیا پھر آخر میں اُسی کا حکم دیا ہم نہیں جانتے کہ اس امر و نہی میں کونسی شے باعث تو لب ہے یہ سُنتے ہی حضرت نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور تاسف سے فرمایا یہ جزا اُس شخص کی ہے جو عقد کو توڑ ڈالے الخ۔

اور ص۵۳ میں فرمایا کہ یہ اس شخص کی جزا ہی جس نے حزم و احتیاط کو ترک کیا یعنے بُری جزا ہے کہ میں نے احتیاط سے کام نہ لیا اور فتنہ و فساد کے وقوع کو اور لوگوں کے کافر ہو جانے کے خوف سے میں امر تحکیم پر آمادہ ہو گیا الخ۔

اور اسی کتاب کے ص۵۵ پر تحریر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بڑے غصہ میں آکر اپنے شیعوں کو

فرماتے ہیں کہ تم بالکل لایعقل ہو۔ افسوس تم میرے نزدیک ثقہ اور معتمد نہیں ثابت کر سکتا کبھی تمپر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ قسم خدا کی تمہیں ساتھ لیکر لڑائی کی آگ بھڑکانی بہت بری ہے الخ۔

پس ان عبارات کتب معتبر شیعہ سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ قاتلان اہلبیت خاندان نبوت کے محض شیعہ لوگ ہی تھے جو کہ اپنے آپکو شیعان علی و شیعان حسین علیہما السلام کہلایا کرتے تھے۔ اور یہی لوگ تھے جنہوں نے امامین کو پیاسا وبھوکا قتل کیا اور پانی بند کیا اور ان کے خیمے لوٹ لئے اور حضرت عباس کا پاؤں کاٹ ڈالا۔ اور شہداء کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائیوالے اور مقنعہ سر سے پھاڑنے والے اور اہلبیت کو قید کر کے یزید علیہ کے پیش کرنیوالے اور رونا پیٹنا کرنے والے اور طرح طرح کی ایذائیں پہونچانیوالے اور خاندان نبی علیہ السلام پر تیر چلانے والے اور خنجر مارنے والے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فریب دینے والے اور امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی پہلو توڑنے والے اور اُنکی کنیز کی خلخال پاؤں سے نکالنے والے یہی محبان شیعان پاک اہل کوفہ تھے۔ اور وہ کوفہ جس کو کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنا حرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے کہ الکوفۃ حرم اللّٰہ وحرم رسول اللّٰہ وحرم علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہما والصلوٰۃ فیہا بالف صلوٰۃ وقال ابو جعفر علیہ السلام المساجد الاربعۃ المسجد الحرام ومسجد الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومسجد بیت المقدس ومسجد الکوفۃ الخ ایسا ہی کتاب استبصار صفحہ ۱۷۱ جلد اول وثانی میں مذکور ہے۔ پس یہی دلیل اہل کوفہ کے شیعان علی و حسین رضی اللہ تعالے عنہما کے ہونے پر دال ہے اور یہی دلیل اُن کی فضیلت پر اظہر من الشمس ہے۔

اب معترض بنا شیعہ صاحب نعمت اللہ صاحب سے فرمائیں کہ اس ظلم وستم کی نظیر کہیں ملسکتی ہے جو کہ شیعان علی و حسین رضی اللہ عنہ نے اہل بیت پر کئے تھے۔ جواب دیں۔ یا مہربانی کر کے شیعہ مذہب کی بریت ثابت کریں ورنہ حق مذہب حنفیہ پہ بہتان نہ باندھیں

ابیاتِ دلسوز بطریق سوال

بے ادب کون تھا اور ظلم کمایا کس نے — ابن حیدر کو تھا کوفہ میں بلایا کس نے
کس نے خط بھیجے تھے ذرا دیکھو کتابیں اپنی — سچ کہو جھوٹ نہ کہنا کہ رولایا کس نے
آل سرور کے دولارے پہ چلا کے خنجر — دشت پُر کرب وبلا میں تھا لِٹایا کس نے
وہ حسین ابن علی لخت جگر پاک نبیؐ — نور زہراء کی شعاعوں کو بجھایا کس نے
تھا جو گلزار محمدؐ کا وہ تازہ پودا — آتشِ جور و جفا سے تھا جلایا کس نے
مجزِ اسلام کو بل یوسف ثانی کو وہاں — قتل کر رتبۂ اسلام گھٹایا کس نے
اُس جری کو وہ فگن حیدر کرار کا دل — سچ کہو جھوٹ نہ کہنا کہ دکھایا کس نے
قتلِ احمدؐ تھا وہ لاریب جو تھا قتل حسین — سچ کہو خون پیغمبر کا بہایا کس نے
کس نے تشنوں پہ کیا بند تھا پانی پینا — بہتی ندیوں سے تھا پھر بار ہٹایا کس نے
خانہ زہراء کے جلانے کی ہے تہمت کن پر — خیمہ کو کرب وبلا میں تھا جلایا کس نے
حضرتِ فاطمہ زہراء کے جو گھر کی دولت — دشت پُرخار میں لی لوٹ۔ لوٹایا کس نے
ایک کو ایک سے دعویٰ تھا محبت بڑھکر — حیف اس عہد محبت کو بھلایا کس نے
اہل تطہیر جو تھیں پردہ نشینان امام — دربدر خاک بسر اُن کو پھرایا کس نے
گھر میں بیٹھے تھے بہ آرام یہ مردانِ خداؐ — لکھ کے خط مکہ سے تھا اُن کو بلایا کس نے
پرِ جبریل کے سایہ میں جو رہتے تھے سدا — خاک اور دھوپ میں تھا انکو گرایا کس نے
ہو گیا تیروں سے چھلنی تھا وہ جسم اطہر — لاش نورانی پہ تھا گھوڑا دوڑایا کس نے
بوسہ گاہ پاک محمدؐ تھے جو انور شفقین — پے بہ پے لکڑی کو تھا اُن پہ چلایا کس نے
دوش سرور پہ سواری تھے جو کرتے ہر دن — نیچے پاؤں کے گرا اُن کو روندایا کس نے

یہ تھا شیعانِ علی کا سب جور و جفا — ہے جو ان کی معتبر کل کتب میں لکھا ہوا
تھے منافق کوفہ کے وہ جملہ شیعانِ علی — قلب کے کوڑھی تھے وہ اور پُردغا تھے وہ سدا

چلتے اب خطوات پر ہیں محبان حسین	روتے ہیں اور سینہ کوبی سے نہیں تھکتے ذرا
کام اُنکا ہے یہی آباؤ اور اجداد سے	چل بسیں گے اس جہاں سے کرتے یہ آہ و بکا

نعمت اللہ جان صاحب اور سنیئے قصہ کربلا کتاب معتبر شیعہ ظلامتہ المصائب صفحہ ۲۲۵ پر لکھا ہے کہ قاتل امام حسین علیہ السلام کا جو کہ شیعان حسین میں سے ایک تھا اُسنے بروقت سر پر تلوار چلانے کے یوں تعریف کی اور تعارف بیان کیا اور کہا قال اِنّی اَذبَحُکَ وَقَدْ اَعْلَمُ اَنَّ جَدَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ وَ اَبَاکَ وَ اُمَّکَ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ وَ ضَرَبَ السَّیْفَ عَلٰی حَلْقِ الشَّرِیْفِ ترجمہ۔ کہا سنان بن انس نے یعنے قاتل نے بیشک میں تجھے ذبح کرتا ہوں اور تیرا باپ اور ماں بہت اچھے ہیں خلق خدا سے اور آپ کے حلق مبارک پر تلوار ماری الخ

اور کتاب اخبار ماتم صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ امام صاحب نے اُسوقت فرمایا۔ اے کوفیو سنو۔ فنادی علیہ السلام یا شیث بن ربعی یا حجار بن الاشعث یا یزید بن الحارث اَلَمْ تَکْتُبُوا اِلَیَّ اَنْ قَدْ اَیْنَعَتِ الثِّمَارُ وَاخْضَرَّۃُ الْجَنَّاتُ وَاِنَّمَا تَقْدَمُ عَلٰی جُنْدٍ لَکَ مُجَنَّدَۃٍ الخ اب نعمت اللہ صاحب انصاف سے فرمائیں کہ یہ لوگ کوفہ کے رہنے والے شیعان علی تھے جنہوں نے خط بنام امام حسین علیہ السلام لکھے تھے یا سُنّی۔ جواب دیں ورنہ اس مذہب سے توبہ کریں فقط والسلام۔

بیان تعزیہ داری مذہب شیعہ میں درست ہے یا نہیں اور سب سے پہلے تعزیہ داری اور رونے پیٹنے کا آغاز کس نے کیا تھا

کتب شیعہ معتبرہ میں لکھا ہے کہ تعزیہ داری و مرثیہ خوانی جس میں خلاف شرع امور پائے جائیں

منع اور حرام ہے۔ جیساکہ بال اکھاڑنے اور کپڑے پھاڑنے اور سیاہ کپڑے پہننے وغیرہ امور بدعیہ کرنے حرام وسخت منع ہیں۔ چنانچہ کتب ذیل کی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہو ہذا کتاب شیعہ فروع کافی جلد اول ص ۱۲۰ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ مَا الْجَزَعُ قَالَ اَشَدُّ الْجَزَعِ الصُّرَاخُ بِالْوَیْلِ وَلَطْمُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ وَمِنَ النَّوَاصِیْ وَمَنْ اَقَامَ النَّوْحَةَ فَقَدْ تَرَکَ الصَّبْرَ الخ ترجمہ یعنی جابر شیعہ نے امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جزع کیا ہے فرمایا چیخ مارنا ساتھ ویل اور بلند آواز کے یعنی زبانی واویلا اور شور کرنا اور منھ پر طمانچہ مارنا اور سینہ زنی کرنا اور بال نوچنا۔ اور جس نے نوحہ کیا اس نے صبر کو ترک کردیا اور اس ہمارے طریقہ کو چھوڑدیا۔ اور اسی صفحہ سطر ۱۴ میں ہے عَنِ السَّکُوْنِیْ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ضَرْبُ الْمُسْلِمِ یَدَهٗ عَلٰی فَخِذِهٖ عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ اِحْبَاطٌ لِاَجْرِهٖ یعنی فرمایا امام نے جو وقت مصیبت کے مسلم اپنی ران پر ہاتھ مارتا ہے اپنے اعمال کو برباد کردیتا ہے۔ اور رسالہ المذبوح علامہ حائری شیعہ کے ص ۲۵ میں یوں تحریر ہے۔ کہ مہدی نکالنا اور تعزیہ داری کے بعض دیگر خلاف شرع رسوم جیسے ذوالجناح اور تعزیہ کے ہمراہ طوائف کا ہونا اور انکا نامحرموں کے سامنے مرثیہ پڑھنا ذوالجناح کے نیچے بچوں کو لیٹانا ان کے کان چھدوانا اُن پر عرضیاں باندھنا وغیرہ وغیرہ مذہب شیعہ میں جنکی ذرہ بھر بھی اصلیت نہیں ان سے بچنا چاہئے الخ۔

اور کتاب شیعہ نیرنگ ترجمہ نہج البلاغت ص ۵۵۰ میں ہے جس شخص نے مصیبت کے وقت منھ اپنا نوچ لیا اُسکا ثواب برباد ہوگیا۔ اور ص ۴۹۶ میں ہے کہ صبر کرنا واجب ہے۔ بدون صبر کے ایمان نہیں الخ اور کتاب من لایحضرہ الفقیہ ص ۵۱ سطر ۱۵ مطبوعہ ایران میں یوں لکھا ہے سئل الصادق علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی القلنسوۃ السود فقال لا تصل فیہا لانہا لباس اہل النار وقال امیر المومنین فیما علم بہ لا تلبسوا السواد فانہ لباس فرعون الخ یعنی امام صادق سے دریافت کیا گیا کہ ٹوپی سیاہ میں نماز درست ہے آپ نے

جواب آگ فرمایا کہ یہ لباس اہل النار کا ہے اسمیں نماز مت پڑھ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا کہ سیاہ پوشی لباس فرعون کا ہے اسکو مت پہنو الخ
اور کتاب شیعہ اثارۃ البصائر جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ میں یوں تحریر ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے
اپنی ہمشیرہ کو بایں الفاظ وصیت فرمائی اے بہن جو میرا حق تم پر ہے اسکی قسم میں تمکو دیتا
ہوں اسلئے کہ میری مصیبت مفارقت پر صبر کر پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز منھ اپنا نہ پیٹنا
اور بال اپنے نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا۔ تم فاطمہ زہرا کی بیٹی ہو الخ۔
اور کتاب حیات القلوب شیعہ جلد ۲ باب انتقال صفحہ ۲۵ میں اس طرح لکھا ہے کہ حضورؐ نے اپنی
بیٹی کو فرمایا کہ جب میں انتقال کر جاؤں تو نوحہ اور پیٹنا ہرگز نہ کرنا اور نہ نوحہ کرنے والی کو بلا کر مجھ پر
نوحہ کرانا اور بالوں کو مت نوچنا۔ اور منھ پر ہاتھ مت مارنا الخ
اور تفسیر شیعہ عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۹۸ سطر ۱۲ زیر آیت والخوف والجوع کے لکھا ہے۔ اکثر
آدمی محرم میں بدعتیں کر کے اپنے ثواب کو ضائع کرتے ہیں۔ باجے بجاتے ہیں اور بجواتے ہیں
اور مرثیوں میں جھوٹی روایتیں اپنی طرف سے ایجاد کر کے داخل کرتے ہیں اور غلو اور تفویض
کی روایتوں کو مجلسوں میں بیان کر کے لوگوں کے ایمان کو فاسد کرتے ہیں اور جو راگ شرع
میں ممنوع ہیں اُسمیں مرثیوں کو پڑھتے ہیں اور عورتیں بلند آواز سے مرثیوں کو پڑھتی ہیں
اور نامحرم انکی آواز سنتے ہیں۔ ان امور سے مومنوں کو اجتناب ضرور چاہیئے۔ اور تعزیہ پر عرضیاں
باندھنا اور نذریں چڑھانا اور کاغذ کی روٹی یا چاند کی تصویر بصورۃ الشان بنا کر تعزیہ پر چڑھانا
منع ہے۔ ان امور سے نیز اجتناب چاہیئے۔ الخ۔
اور کتاب من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۳۷ فی النوادر میں لکھا ہے مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ
مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ یعنے جس نے تجدید کی کوئی قبر یا بنائی کوئی مثال وہ
خارج ہوا اسلام سے پس ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا اور اُسپر عرضیاں
باندھنا اور مرثیہ خوانی کرنا یہ محض بدعت و ناجائز ہے بلکہ انکے کرنے سے الشان ایمان

خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ امور سب سے پہلے قاتلان حسین علیہ السلام جو کہ اپنی زبان سے شیعان علی و حسین علیہم السلام کہلاتے تھے۔ اور جنہوں نے خطوط مکہ میں لکھکر فرزندان رسول کو طلب کیا تھا۔ چنانچہ کتاب احبار ماتم وغیرہ میں مسطور ہے کما مر۔ اور یہاں پر دوبارہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ؎

اعلان واجب البیان

خدا تعالی کا ہزار شکر ہی کہ حقیقت مذہب شیعہ حصہ اول جسمیں مسائل و عقائد و اشتہار نعمت الدرجان و موعظہ تحریف قرآن سید علامہ علی حائری صاحب لاہوری کا جواب باصواب و مسئلہ تعزیہ داری و شیعہ قاتلان حسین ؑ کا مفصل ذکر کیا گیا ہی ہدیہ ناظرین ہی۔ اور حقیقت مذہب شیعہ حصہ دوم عنقریب شائع ہونیوالا ہے جسمیں اصحاب ثلاثہ و ازواج نبی علیہ السلام کے ایمان و فضایل کا مفصل ذکر کتب شیعہ سے ہوگا۔ اور باقی بیہودہ اعتراضات جو شیعہ صاحبان اُنپر کیا کرتے ہیں اُنکا جواب ہوگا اور اسکی قیمت چھ آنہ (۶؍) ہوگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ فقط۔

خوشخبری

براداران اہلسنت والجماعت کو واضح رہے کہ جہاں کہیں شیعہ وہابی و مرزائی تنگ کریں اور چیلنج دیں تو فوراً خادم شریعت کو طلب کر لیا کریں خادم شریعت کے پاس انکی خبر لینے کے لیے سامان کتب کافی ہے۔

سلطان الفقہ المعروف فتاوی نظامیہ کی دس جلدیں جسمیں

تمام مسائل عبادات و معاملات مثل طلاق و نکاح و سقاط و استمداد و چہلم و گیارہویں وغیرہ کو بدلایل قاطع قرآن مجید و احادیث شریف سے ثابت کیا گیا ہے اسکی موجودگی میں کسی مفتی و عالم سے فتویٰ دیگر فتوی طلب کرنیکی ضرورت نہیں رہتی۔ اور علاوہ ازیں تمام مذاہب باطلہ مثل شیعہ وہابی۔ مرزائی۔ چکڑالوی و عیسائی کا بھی بطریق سوال و جواب بڑی شائستگی سے معہ اصل عبارت کتاب بحوالہ صفحہ و سطر تردید کیگئی ہے زبان سلیس اردو عام فہم ہے۔ لہذا اسکا پاس رکھنا ہر ایک مومن کو واجب ہے قیمت مکمل فتاوی علاوہ محصولڈاک للعہ ورنہ فی جلد ۸؍ علاوہ محصولڈاک۔

ہر ایک کتاب کے ملنے کا پتہ :۔ مولوی محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری محلہ لکڑ منڈی شہر وزیر آباد

(نوٹ) تصدیق المحققین فی رد تکذیب الملعونین قیمت فی جلد چار آنے